Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindi Kunj, Noida Road, New Delhi- 110025

fb: https://www.facebook.com/PopularFrontofIndiaOfficial/ website: www.popularfrontindia.org

email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

پریس ریلیز

یکم اکتوبر ۲۰۱۸

نئی دہلی

سپریم کورٹ کے ذریعہ پونے پولیس کے خلاف مفاد عامہ عرضی کو خارج کیا جانا مایوس کن: پاپولر فرنٹ

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے چیئرمین ای ابوبکر نے اپنے ایک بیان میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے پر اپنی مایوسی ظاہر کی ہے جس میں معروف سماجی کارکنان گوتم نولکھا، سُدھا بھاردواج، وراورا راؤ، ارون فریرا اور ویرنان گونجالوس کو کالے قانون یواے پی اے کے تحت بھیما کورے گاؤں تشدد سے جوڑنے کے لیے ان کے خلاف پونے پولیس کو اپنی جانچ جاری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

بظاہر ایسا لگتا ہے جیسے سپریم کورٹ کے اکثریتی فیصلے نے پونے پولیس کی کہانی کے خلاف کافی ثبوت ہونے کے باوجود اسے مان لیا ہے۔ اسی وجہ سے کورٹ نے رومیلا تھاپر، دیوکا جین، ستیش دیش پانڈے، پربھات پٹنائک اور ماجا دروولا کے ذریعہ داخل کی گئی پی آئی ایل (مفاد عامہ عرضی) میں ظاہر کی گئی تشویش کو خارج کر دیا ہے۔ یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ سپریم کورٹ اس بات کو سمجھ نہیں پائی کہ ملک میں برسرِ اقتدار لوگوں کی جانب سے پولیس اور دائیں بازو کے غنڈوں کی مدد سے جمہوری آوازوں کو خاموش کرنے کی منظم کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پونے پولیس نے سماجی کارکنوں کے خلاف ثبوتوں سے چھیڑ چھاڑ اور کردارکُشی سے لے کر میڈیا سے سازباز تک متعدد غیر جمہوری طریقے اپنائے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود کورٹ نے تفتیش کو ایس آئی ٹی کے حوالے کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے، جو کہ پونے پولیس کو کھلی معافی دینے کے مترادف ہے۔

ای ابوبکر نے اس معاملے میں یواے پی اے کے استعمال پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ یواے پی اے جیسے قوانین ایک جمہوری سماج کے لیے بدنما داغ ہیں۔ چونکہ اس قسم کے قوانین کی شقیں ملزمین سے ان کے بنیادی حقوق چھین لیتی ہیں اور پولیس کو بے جا اختیارات دیتی ہیں، اس لیے مخالفت کی آوازوں کو دبانے کے لیے ملک میں اس کا بہت زیادہ غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ واقعات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یواے پی اے کے اکثر مقدمات میں ملزمین کو بری ہی کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، رابطۂ عامہ

مرکز، پاپولر فرنٹ آف انڈیا

نئی دہلی